www.KitaboSunnat.com

برسرِ اقتدار آنے کے بعد انہوں نے صرف دو کام کیے ہیں ایک ذاتی رکھ رکھاؤ اور ذاتی انتقام کی پیاس بجھائی ہے اور اس کم ظرفی میں اتنے دور نکل گئے ہیں کہ دل جیتنے کی بجائے ذاتیات میں ملوث پائے گئے ہیں جس کی وجہ سے بالواسطہ طور پر صدر موصوف کی ذاتِ گرامی بھی زیرِ بحث آجاتی ہے۔

دوسرا مکروہ کام جو انہوں نے کیا ہے وہ ایک سچی ملازم کی طرح صدر موصوف کی چاکری کی ہے۔ ان دو کاموں سے ماسوا اگر انہوں نے کچھ کیا ہو تو اسے منظرِ عام پر لایا جائے۔

صدر موصوف نے بعض وزیروں کا انتخاب اپنے خصوصی مصالح اور وزیر موصوف کی کسی خاص ذاتی کمزوری کے پیشِ نظر کیا ہے اور بعض کو محض تشکار کرنے کے لیے رکھا ہوا ہے۔ کچھ کا تو یہ حال ہے وہ مزدوروں کا تشکار کرتے ہیں۔ بعض علماء سوء اور پیرانِ سالوس پر ڈورے ڈالنے کا فریضہ انجام دیتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو عوام کی دین پسندی کا استحصال کرنے میں مہارتِ تامّہ رکھتے ہیں۔ الغرض ان میں اکثریت ان وزراء کی ہے جن کو ملک میں اچھی نظروں سے نہیں دیکھا جاتا۔ اگر کبھی فرصت ملا تو ہم بعض وزیروں کی کارستانیوں کی تفصیلات سے صدر اور قوم کو آگاہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

(۳)

ڈیرہ غازیخان سے قومی اسمبلی کے ممبر اور جماعتِ اسلامی کے راہنما ڈاکٹر نذیر احمد کو کسی بدنصیب اور شقی القلب نے شہید کر ڈالا ہے اور اس سلسلہ میں مقامی پولیس اور حکومت نے جو طرزِ عمل اختیار کیا ہے، اس سے عوام کے دلوں میں مختلف قسم کے شکوک و شبہات پیدا ہونے قدرتی بات ہیں۔ پیپلز پارٹی کے برسرِ اقتدار آنے پر سماج دشمن عناصر کے جس طرح حوصلے بلند ہوئے ہیں اور جو نہ کر دنیاں کر گزرے ہیں ان سب کا کریڈٹ پیپلز پارٹی کو مل سکتا ہے اور ملنا چاہیئے۔

ڈاکٹر نذیر احمد شہید؛ ہر دل عزیز لیڈر، مخلص رہنما، بے داغ داعی اور ان تھک مجاہد انسان تھے۔ اس لیے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ یہ قتل کسی ذاتی رنجش کا نتیجہ ہو۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے تو پھر کیا ہے؟ اس پر ہم اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ ؎

کوئی تبلاؤ کہ ہم تبلائیں کیا؟

اس سانحہ کا سب سے زیادہ مایوس کن پہلو یہ ہے کہ ابھی تک اس معمہ کو حل کرنے میں حکومت ناکام رہی ہے۔ بہرحال اس قسم کی دھاندلیوں کے بعد عوام میں بڑی بے چینی پائی جاتی ہے اور ان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ